رجسٹرڈ نمبر اے ۶۸۳

REGISTERD NO. A. 785



M.H Khan Akram

Lucknow

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس سے بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپکے حسب خواہش مضامین ملیں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر فالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستہ میں گاؤ گمپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے در تک نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعادہ اس قابل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو نہ یا وہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تفضیل ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۳ نمبر ۴۳

مضامین

۱۴ دسمبر [illegible]

افسانۂ قمرالزماں و [illegible]

[illegible] افسانہ [illegible] میں شائع ہوا
[illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]
[illegible] ترجمہ نہیں [illegible]
نفس کا ترجمہ کیا جائے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] افسانہ [illegible]
[illegible] ہو [illegible] ساتھ
[illegible] قمرالزماں [illegible] کی
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
نہیں [illegible] ساتھ [illegible]
ترجمہ فرمایا۔ [illegible] قصص کو [illegible]
کتاب کی صورت میں چھپا نہیں [illegible]
افسوس ہے کہ [illegible] قصص کے [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں۔ [illegible]
کی [illegible] صورت [illegible]
کرنے [illegible] نہیں ہوتی۔ ایک
[illegible] کے بارے میں [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں رکھتے [illegible]
نقل [illegible] حضرت [illegible]
کی نقل [illegible] کر دیا۔
[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

جو قصے پر بسر ہوتی ہے۔
افسانے کا نام بھی [illegible] ہے۔ [illegible]
لیے [illegible] نام [illegible]
[illegible] سے تعبیر فرمایئے آپ کو اختیار ہے

ایڈیٹر

شہریار بادشاہ سے شہرزاد دختر وزیر نے کہا کہ [illegible]
[illegible] سلامت رکھے۔ اگلے زمانے میں عبدالرزاق نام
ایک سوداگر [illegible] مال دار اور باعزت [illegible] دولت کی
گھر میں کمی نہ تھی۔ [illegible] پہلا [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک لڑکی جس کا نام [illegible] تھا اور
ایک لڑکا جس کا نام قمرالزماں رکھا تھا بہن بھائی کی
جوڑی ایسی خوبصورت تھی کہ [illegible] چاند [illegible]
ہوتے تھے۔ ماں باپ نے نظر [illegible] کے خوف سے [illegible]
میں [illegible] کیا۔ [illegible] برس کی عمر تک
ماں باپ [illegible] کے سوا انھوں نے غیر کی
صورت نہ دیکھی۔ اسی تہ خانے میں تمام علوم و فنون کی
تعلیم ہوتی رہی۔ ایک روز [illegible] عبدالرزاق نے [illegible]
کہا [illegible] میری اولاد کو کوئی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] تہ خانے میں [illegible] ہے
آفتاب کی صورت [illegible] اب دونوں [illegible]
[illegible]
[illegible] کی چیز ہے [illegible]
سے [illegible] زندگی کا بھروسا نہیں [illegible]
[illegible]
میں [illegible]
کا [illegible] جائے گی [illegible]
کہ عبدالرزاق [illegible] لڑکے کا باپ تھا [illegible]
بھی [illegible]
[illegible] ہے
[illegible] کے [illegible]
میں [illegible] حالت [illegible]
کی [illegible] سے باہر [illegible]
[illegible]

[illegible] حسن و جمال کی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] میاں عبدالرزاق [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میں نہیں [illegible]
[illegible] میاں [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
کیا [illegible] سامنے آیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] و [illegible]
[illegible] و [illegible]

[illegible] حسن و جمال [illegible] کر [illegible]
[illegible] جمال [illegible]

[illegible] الفضال مقدمہ

([illegible])

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بندے کیونکر شش سے بچ سکتے ہیں؟ میاں حاجی صاحب کا یہ عالم جیسے کوئی جنبدا بیجیں روئی سے کے تھے اور بندر اسکا پیچھا کریں۔ ایک ایک کی بات کوئی لے کے بیچارے بڑھتے۔ عاشقوں کی بھیڑ بڑائی کیا بیٹھتی اور پھر کیا ہو جاتی۔ یہ تو کانپنے لگے۔ کہتے کہ کون ساعت کر نکلے تھے ہاتھ جو اکسی نے چہرے کی خاک آنکھوں سے لگائی۔ کوئی بولا آفتاب غروب ہے نکلا قیامت آئی۔ آوازے تو آوازے تھلے تھلے میاں

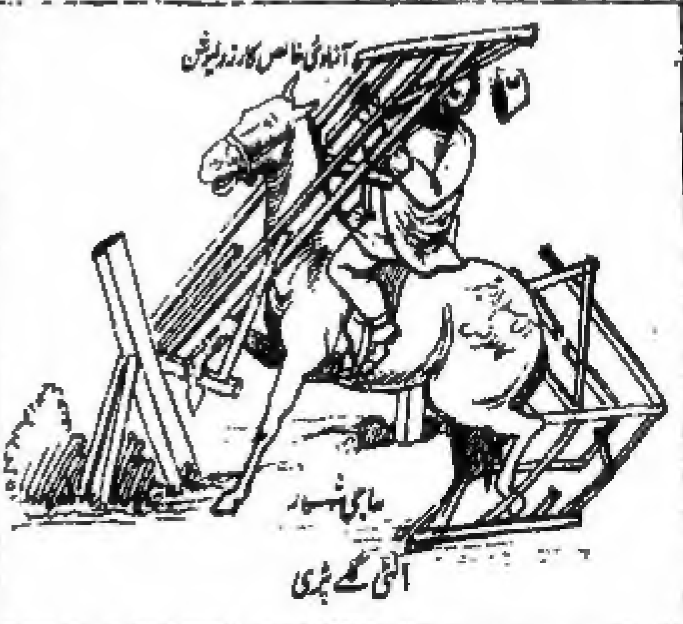
عبد الرزاق کھسیانے ہو کے بی بی کو بد دعا دینے لگے۔ خدا غارت کرے تیری ماں کو ہزار طرح سمجھایا مگر اسکی سمجھ میں خاک نہ آیا۔ اب دیکھ بے حیاؤں نے عاقبت تنگ کر دی ہے۔ کیونکر ان کمبختوں کی بری نظر سے بچے یہ بیہاؤں۔ نہ عورتوں میں شرم مردوں کو پاک۔ اے گردش دوراں پھر خاک۔ جیوں تیوں زکام کے بیچ غلاموں نے دروازہ کھولا بچھایا مسند آراستگی۔ تو گر بٹھایا۔ مگر چاند کے گرد ہالہ نہ ہونا تھا نہ رہا۔ بازاریوں کی نگاہیں اب بھی گڑی ہوئی تھیں۔ یہاں عبد اللہ تو شرم کے مارے زمین میں گڑے جاتے تھے

خاک ہی اپنی نہ تھے تو اس نکال سے اڑا کے
ہم جہاں میں نقش پا ہے نہ وہیں اڑا کے
بازاریوں نے تیاں طعن کھولی گسے بچے کیا سے
ہر شی مفید شمع میں ہو شکست زیب
اس کر چاند لی پہ دولت کو ان میں صبح
کوئی بولا ہے
باقی ہے شمع کو ابھی حسرت گناہ کی
کالا کر کے بیٹھے تھے میں بھی ادا سی بیاد کی

سائیں دانا بازاری تھا اس کان سنتے اس کان اڑاتے تھے۔ انھیں تو دونے سے کام تھا سو اگر ہوکے گھوڑا بھی چلا اللہ غلاموں کو دو

آپ کی تو خدا کی کا سہارا شکر سو بھی اگر نقل کا دعل میں کیا ہوچکا جانتے ہو آپ کی قدر عالی شان ہے اور میرا ہاتھ ضرور ہی جی کی حاضری میں بھی شادی کو جب ہی کہتا سوا گر نے گھر میں اسکا دولت کو باہر چلا غار کے بعد ان کے پاس بیاد سرخرو اللہ بیٹھا۔ میاں ترچھی ساتھ تھے انھیں طعن دیا کہ کہا یا کیں تجھے تماشا دیکھیں کا تو اس ملنے پہلا کو اپنی طرف متوجہ گھبرا کیوں شیخ کی شان ڈالا اول بھی گھبرائی کا باڑ ہر سب کا ملنے سے تو رخصت بھی تو عبد الرزاق گر کر دی میں مجرے کے لیے گھر میں جا بیٹھا۔ گر وہ عالم عکس یا بلا یہ درویش کا رہنے والا وہ رونا سی رہا۔ ان کو بھی کبھی دو

پیچھے کی جانب دیکھ لیتا پھر نئے سرے کی سمجھ گرمائی کر رہا گئی۔ گر لطائف تاکہ نہ کھپیرا تھا لیکن آج تو شوق گنگا گیت گا لگا جب گودی میں چڑھ کے لگا آئی اے اور چھیڑتے۔ اب تو خدا ہی کی ہی بھلی۔ نہ تھم جانے کے مت کرنے لگے کہ صاحبزادے نیچے بیٹھو یہ کیا شوخی ہے میں تمہارے باپ کے برابر ہوں تمہیں شرم نہیں آتی۔ صاحبزادے کس کی مانتے تھے۔ نہ استغفار کی پروا تھی نہ نعوذ باللہ کا خوف



آنٹی گئے پٹری

اسی اثنا میں ایک درویش مست جھومتا جاتا ایک ہاتھ سے پیالے گھماتا دوسرا ہاتھ اس لاٹھی پر جو جو زمین کے گس پڑائی کی خدمت انجام دیتا ہو جی تھی پھیرتا ہوا آ رہا۔ کہ بس ہلا دماغ سے جو بعض میں معاملات نمٹ جائیں اسی پانی سے سرسبز و شاداب۔ دیر تک تکلفی باندھ کے دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کے مخاطب ہوا۔ عکس کی ذرا لی نذر دو گانا سے دو ... کی تعلیم سا ہانہ کرتا ہے عبد الرزاق نے چند درہم انعام دیے اور کہا سائیں پھیرا کرو۔ گر سائیں اپنی جگہ سے نہ ٹلے دکان کے چبوترے پہ پائینتی کی طرح جم گئے تھے

بند کرنے کا حکم دیا۔ فرمانے کہا بیٹا جلوہ آئی کا دن ہمیں لوگ سمجھتے ہیں کہ میں نے حسن فروشی کی دکان کھولی ہے نہ کوئی بھی اصول لیتا ہے نہ یاقوت کا بھاؤ پوچھتا ہے دیکھ تیرے دونوں پہ بیرا کیا ہے ہو جنوں پہ خون بہاتا ہے۔ خدا تیری ماں سے سمجھے جس خواہ مخواہ تماشا بنایا ہے

سائیں بدستور جمے رہے جب غلاموں نے کہا چلتا دھندا کیجیے اب شام ہوئی آفتاب غروب ہو گئے تو اٹھے اور سایہ کی طرح سوداگر بچہ کے ساتھ ہو پیچھا پھر بھی نہ چھوڑا۔ عبد الرزاق سخت پریشان ہوئے کہا حضرت کیا ارادہ ہے۔ بوسے ناخواندہ مہمان ہو

آخر دق کیا کہ درویش بیچارا اپھل کی طرح بعد جب یوں بھی جان نہ بچی تو جا لازم بچا کے مشغول ذکر و فکر ہو گر کسی نماز کہاں کو مصلحے صاحبزادے اذان آئے سو سے میں بھی گردن پر سوار ہوکے اپنے حضرت سے درویش کا وضو شکستہ کرتے رہے۔ آخر اسنے ڈھائی دی۔ عبد الرزاق درویش کے غصہ کو دیکھ خوش ہوکے باہر نکلا اور عذر خواہ ہوا کہ حضرت معاف کیجیے میں نے ستانا اس کو آپ پر ستم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی جان بچ گئی اور میں بھی تو نرمی سے محفوظ رہا۔ پھر ذکر کو اشارہ کیا کہ اب بچہ کے سوا ضرورت زیادہ کی ہے۔

ایسا ہو کہ طبیعت ناساز ہو جائے۔ قمرالزماں [illegible]
[illegible]
سے مخاطب ہوا کہ حضرت آپ [illegible]
[illegible] جانے دیجیے۔ [illegible]
اصرار و انکار کے بعد سائیں نے اپنی واردات یوں
بیان کی کہ [illegible] ایک جوان [illegible] فقیر ہے۔ ایک سال
اُدھر کا ذکر ہے کہ [illegible]
[illegible]
جوہری بازار [illegible] تمام
دکانیں [illegible]
دکان پر کوئی شخص موجود نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] سانپ سونگھ گیا [illegible]
[illegible] دکان [illegible]
[illegible]
[illegible] کی آواز کان میں آئی [illegible]
مصلحت کے خلاف [illegible]
[illegible]
ویرانی کا ضرور کوئی سبب ہے۔ سوداگر صاحب [illegible]
[illegible]

مطلع صحافت کا نیا ستارہ

روزنامہ مستقل کانپور

ہندوستان کے [illegible]
[illegible]
سید الاحرار مولانا حسرت موہانی
[illegible]
روزنامہ مستقل [illegible]
روزنامہ مستقل [illegible]
[illegible]
چندہ سالانہ [illegible]
[illegible]

منیجر روزنامہ مستقل کانپور

دروازے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سوداگر صاحب [illegible]
[illegible]
ایک مقام پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قرآنی تحریک

قرآنی تحریک کا منشاء [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قرآنی تحریک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مبلغ قرآن
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سوداگر صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(نمونہ قابل ذوق)

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کہانی سنی تو آپ جانتے عشق ایک بے بھول ہے عاشق
دیدار بے رونق نہیں گفتار ہی کمال ہے۔ بیداری میں تم
نہیں خواب ہی دیکھا کہ گھر برباد بنا رہا ہے۔ اے ایک
اگر درکار ہے۔ قمرالزماں کو رات بھر اشتیاق میں نیند
آئی صبح ہوتے ہی رٹ لگائی کہ دو ہزار گھوڑوں کا دستہ
سے مال تجارت لے کے شہزادے شہروں گھومتے ہیں
ہر بھی نوکر کو کہا جا رہا ہے۔ باپ نے کہا بیٹا اکثر جان
[illegible] منزلیں طے کرتے ہیں [illegible] کی جان میں جان
ہو گھر میں بیٹھ کر [illegible] بہت سا [illegible]
ان کا [illegible] صاحب جانے کہیں [illegible] بیٹا کہتا ہے
کیسے چلا جاؤں [illegible] اس سلسلے [illegible]
کے سوداگر [illegible] الٹا نصیب اللہ کے
سپاہی [illegible] جہاں
سامان [illegible] اپنے پاس [illegible] خرید لیا
دیکھی ہوں سوداگر کا مال خریدا اور سوداگر
زیادہ تجھے کام [illegible] جو سنا ہو [illegible]
[illegible] خواب دیکھا کہ [illegible]
[illegible] کرلیا [illegible]
[illegible] ایک تھیلی میں [illegible]
تھیلے پھر کے [illegible] ایک بیٹا اسے
ہر وقت اپنے پاس ہی رکھنا کبھی جدا نہ کرنا سفر کا
معاملہ ہے [illegible] انسان [illegible]
[illegible] جہاں [illegible]
[illegible] کام آئے گا۔ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] ہزار اشرفی کی قیمت رکھتا ہے۔ لے
جا اسے [illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] قمرالزماں نے ماں کی نصیحت کی طرح [illegible]
[illegible] اور [illegible]
ساتھ [illegible] کی راہ لی۔ ایک منزل [illegible]
نے [illegible] مال تجارت کے ساتھ [illegible]
قمرالزماں [illegible] کے [illegible] میں مل گیا [illegible]
[illegible] صبح ہوئی [illegible]
[illegible] سوداگر [illegible]
[illegible] کی سرائے میں [illegible]
کے ایک [illegible] خاک [illegible]

کے دن شہر پناہ کے دروازے پر پہنچے جیسے ہی شہر
میں قدم رکھا فقیر کے قول کی تصدیق ہوگئی۔ شہر کا عالم
تھا کہ [illegible] قبرستان میں [illegible] دیکھ کے
حلوائی کی دکان پر [illegible] کے پیچھے
پھرا [illegible] کی
[illegible] کہ [illegible] کرتے ہیں
[illegible] کے جان [illegible] ادھر
[illegible] بڑی [illegible]
[illegible] شام گزر [illegible]
آیا [illegible] حال [illegible]
[illegible] وقت
[illegible] خوبصورت [illegible]
[illegible]
[illegible] کی
[illegible] سامان خرید [illegible]
[illegible] آدمی کی صورت [illegible]
شہر کی سیر کرنے نکلے۔ پھرتے پھراتے ایک [illegible]
[illegible] حسن کا [illegible] سال [illegible] شباب
[illegible]
[illegible] بال [illegible]
[illegible] قمرالزماں [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] قمرالزماں سے [illegible]
اس شہر کی [illegible]
[illegible] ہو جاتے ہیں [illegible]
میں یہاں [illegible]
دیکھا [illegible]
بازاروں کی سیر کرتی ہے [illegible]
[illegible] کسی [illegible] کے سامنے [illegible]
[illegible] جاں کی [illegible]
[illegible] تمام کہانی [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] قمرالزماں
[illegible]
[illegible] پھر [illegible]

[illegible] زوال [illegible] قصہ سنائیں [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] قمرالزماں [illegible] چاند [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
کی شکایت کی۔ [illegible] کہانی [illegible]
[illegible] ملک [illegible] جائیں [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] دنیا میں [illegible]
[illegible] کثرت [illegible]
عیاشی [illegible] کا رواج عام [illegible]
[illegible] نام [illegible]
کے [illegible] ہندوستان [illegible] ایک [illegible]
[illegible] بادشاہ نے شہر کے [illegible]
[illegible] رواج [illegible]
[illegible] ایک نے [illegible]
[illegible] شعر [illegible]
[illegible] اس کلام [illegible]
کی خدمت میں پیش کیا بادشاہ خوش ہوا اور [illegible]
[illegible] خدمت [illegible]
[illegible] اقبال [illegible] دولت [illegible]
کے [illegible] اس شخص کی [illegible]
[illegible]
[illegible] بازار کی سیر [illegible]
[illegible]
[illegible] بازار [illegible] اگر کوئی
[illegible]
[illegible]
[illegible] ادھر [illegible]
[illegible] سال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا [illegible]



کشتی اور طوفان

"ہا ہا ہا۔ اوہ اوہ اوہ۔ گرگرگر۔ بھک بھک بھک بھک"

مسٹر برینج: ابھی تک معلم صاحب تم ہوا اپنے موافق پا رہے ہو۔ مگر سنو تو یہ طوفانی آوازیں؟

معلم: اوہ یہ ہندوستانیوں کی چیخ گھبراہٹ اور نالہ وزاری ہے اس کی ہوا کشتی کے واسطے مضر نہیں۔

اب تم بتاؤ کہ تمہیں [illegible] کا شوق [illegible]
[illegible] اگر عشق [illegible]
[illegible]
[illegible] میں خوب [illegible]
[illegible] کی [illegible]
نثار کرے وہ [illegible] کیا [illegible]

مفلسی میں ہو اگر عشق تو ہیں دکھ ضرور
گر نصیبہ ہو تو یہ سودا [illegible]

[illegible] خدا کی [illegible]
[illegible] بڑی [illegible]
دوسرے دن [illegible] رخصت کیا [illegible]
واقعہ

[illegible]

مسلم آرا بیگم بنام سابق [illegible]

بیگم۔ میری زندگی [illegible] صاحب
[illegible] جان بیچاں کی پروا نہیں کرتا
[illegible]
آجکل میں یہ دیکھ کے [illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] آسانی [illegible]
[illegible] بات میں [illegible]
[illegible] کے ہاتھ لگے وہ لے جائے۔ [illegible]
[illegible] آسمان [illegible]
[illegible] دونوں کے نزدیک اچھی۔ [illegible]
[illegible] میں [illegible] صاف صاف
[illegible] معلوم ہو۔ اچھا تو سنو بیگم میرا مطلب [illegible]
[illegible] زمانے میں
[illegible]
[illegible] خدا [illegible] بدل دینا چاہیں [illegible]
خدا [illegible] اور قرآن پاک میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت کی [illegible]

[illegible] خلافت [illegible]
خلیفہ [illegible] دنیا ترقی کر رہی ہے [illegible]
[illegible] عورت [illegible] نہیں
مردوں کی زبان پر بھی ہے۔ [illegible]
[illegible] ہاتھ دھو بیٹھیں۔ [illegible] مردوں کی
جان [illegible] ہے۔

آج زمانہ [illegible]
[illegible] خدا نے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] عربی فارسی
انگریزی میں [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible]
[illegible] اخباروں میں [illegible]
چکا ہے۔

[illegible] کیا معنی کہ
[illegible] پردہ نشین [illegible]
[illegible] یا خلافت کا
[illegible] انگریزی نہیں جانتی
[illegible] کی خلافت ہے [illegible]
انگریزی [illegible] اختیار [illegible]
[illegible] موجود ہے [illegible]
[illegible] نماز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اخبار والوں [illegible]
[illegible]
[illegible] بجائے آپ حضور [illegible]
[illegible] سلطانہ مسلم آرا بیگم صاحبہ
[illegible]
کی کرسی [illegible]
کی نگاہ میری [illegible] خلافت کی تمام [illegible]
میری ذات میں [illegible]
[illegible] جہاں کہیں جاؤں [illegible]
[illegible] جائے گی [illegible]

استقبال [illegible] کرنے کے [illegible]
[illegible] مسجد میں نماز [illegible]
[illegible] قبلہ کی جانب
[illegible] خدا کی عبادت
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت کے
واسطے [illegible] ضرورت نہیں [illegible]
پاس ہے نہ تمہارے پاس لیکن بیگم [illegible]
[illegible]
صاحبزادہ [illegible] خلیفہ [illegible]
[illegible] سال کی
[illegible] بڑی بات ہے [illegible] ولایت کے
[illegible] سال
[illegible] کی بات
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت [illegible] انکار نہیں
[illegible] اچھا [illegible]
[illegible] صاحب موجود نہیں ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلافت [illegible] گے۔

غرض بیگم [illegible] عورت ذات کی [illegible]
[illegible] عورتوں
میں کوئی خلیفہ نہیں ہوا [illegible]
[illegible] تمام مردوں کا [illegible]
[illegible]
کہ [illegible] منصب [illegible]
[illegible] کہ عورت خلیفہ
نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible] خلافت [illegible] ہے

[illegible]
[illegible]

راقمہ مسلم آرا بیگم

مستقل

ایک روزنامہ بنام "الاکانپور" کی سرزمین سے ہمارے فاضل و محترم دوست سید حسرت موہانی کی نگرانی میں شائع ہوا ہے۔ فاضل ایڈیٹر ہم تعریف سے مستغنی ہیں انکا نام حسرت کے چاروں طرف کا بیت سلامت بچا دیا۔ علاوہ کون ہے دوستانی ہے جو حسرت سے واقف نہیں۔ حسرت ہندوستانیوں کے خیروں میں ہے اور صاحب جنوں کی ذات سے مستقل ہی ہے۔ جہاں اخلاق ہی کا مسئلہ ہے لیکن حسرت ہی کا کالی تھی کہ کانپور کی سرزمین ہے اسکا نام ہے جسکا آپ جانتے ہیں جب تھا غضب خدا کا تھا مگر ہمارا شہر منقول مسلمانوں کی بستی اور ملک کی رونق سے محروم۔

مستقل کی روش بھی عجیب ہے مگر اول سطر پر ہی کا ایک عکس ہے جس میں ہم کیا لکھ رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ حسرت کا سا محترم کیونکر اس آرٹ میں پڑ گیا۔ ہیر گروہ کی دعوت میں پھنس گیا۔

بہر حال کل تک کہ حسرت کے ہوتے مستقل سے ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔ مگر ان کے نمبروں کے سامنے سے واضح ہوتا ہے کہ مستقل پنجاب کے بعض حصے سے سنجیدہ اور جوان کی روش نہیں رکھتا۔ ورنہ کم حسرت کی طبیعت کے منافی ہے گرمی اور جذبات کے ساتھ۔ ہم اپنے محترم کا ساتھ رکھنا ہے اور خیال رکھتے ہیں۔

مت سے حسرت کی تحریر دیکھنے کو آنکھیں ترستی تھیں اب حسرت بھی نظر آنے لگی۔ خدا کرے مستقل مستقل رہے۔ سالانہ چندہ دو روپیہ اور ششماہی ساڑھے دو روپیہ۔

المنصرات

سنا ہے کہ کراچی میں سائمن کمیشن نے فوری پریس کے ذریعہ اپنا وارنٹ نامہ شیخ کو دیا اور اپنے تمام حلقوں کو منتخب کیا اچھا نہیں۔ ایک نمائندہ آدمی ہے کسی سے کہ سر جیکی بہن بھی کی آئینہ ہم بڑی چیز ہیں ایک جیسی ہیں آئینہ دیکھا یا مندر گیا تو معلوم ہوا کہ کالی کلوٹی رنگت ہندوستانی سی ہی آنکھ اور

تنگ پیشانی سے بھی ہجوم ہوتا دیکھ کر جھنک رہا تھا۔ یہ کیفیت جو پیدا ہوتی تو انگلیوں میں ٹھوکریں کھا رہی تھی۔ پھر ۲ ۔ ۹ برس کی خفیہ شماروں کا وہ ایک بجز نتیجہ سن ترتیب الجزیرہ ملت بیان ہوا کہ سمجھا اسی وجہ سے ملکی لیکن کچھ مختلف روایتوں کا پوشیدہ رہنا نمایاں پیشگان ہوں گے نگاہوں سے عمال ہوتے۔

نگاہ شوق بلند کرتی ہے دیوار آرمی کی نگاہ

پرانے فیشن کے گاؤ جسمی پوشاک کا طول جو جرمن تھے تو بیان کے ٹم شہر ساحب لگے انہیں ہمیں بتا نے تھے جو ڈراما نے اپنے مخصوص ٹوپی بنائی پائے جو تو یا پن کلاہ کو جو پسند کیا گیا کے ایک نوکر سا ہتھیار علامت (زنجیت) جس پر جانا اور کابلیوں نے بیٹے کے جانتے والے کو خلد فی النار قرار دیا اور کوئی انہیں مشغلی یا حسن نہیں کہتا۔ پیشہ پیچھے کی سند نہیں کوئی شبہ ہو کے آجاتی ہے۔ یہاں کے پردیسیوں کے پاس کوئی قانون نہیں وہ جو چاہیں کریں صرف زردی بھری جیبیں آگئی جیب میں جو چاہیں بتا فرض ہے جتنا ہو کہ سود والے جو آنے سیر گول چار آنے کے دام دیکھے ہیں کہ آہا مسافر پردیسی ایک ایک پیسہ کے سادات سے ہندی کرتے ہیں۔ منگوا کر بیچ دیتے ہیں اور ترشی کی مصیبت بیچاریوں کے سر پر بھی نازل ہے۔ بیکسی کی حرمت بیچاریں۔ دیکھیے کچھ دن اور پیٹ کی لڑائی میں ہلاکت کے ہاتھ رہتا ہے۔

برابری کا دعویٰ غلط ہے جسکی تعلیم زنان مریض ہونگی کو ہوں کے دل پر حکومت حاصل ہے لیکن زنان ہیں جاتے کیوں اسرار ہیں یعنی عصر حاضر یورپ ہے۔ یورپ کی عورت عورت نہیں ہوتی۔ وہاں اور دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) داڑھی مونچھ والا مرد (۲) بے ریش مرد عورت۔ آزادی حاصل ہو تو یہ مطالبہ کر شادی کی عمر ۱۸ سال تک بڑھا دی جائے بیکار ہے اور بھی خواہ مخواہ کی بحث ہے کہ قانونی تحفظ ہیں بیچے بانٹ رکھے جائیں جس کی دولت پڑھے برابر بھی کیا ضمنی ان جیسی مساوات نہیں اور ابھی وہ گھر ہیں جب جا کر گھروں کو کرکے جائیں کون روک سکتا ہے۔ شیخ برائے نام اللہ ہو اور زادی۔ کی توجہ آگئی ہیں تو نہیں لالہ چیزیں کیا نظر کی قیمت کریں گے۔

محترمہ سلام الحسین صاحبہ نے ایک کتاب ذکر العابدہ کے نام سے مرتب کی ہے اس کتاب میں ممالک شرقیہ کے علاوہ دیگر ممالک کے حالات تحریر کیے ہیں کتاب اس قابل ہے کہ خاتین اسلام مطالعہ فرمائیں۔ اسلامی زنانہ مدارس میں اس کتاب مشہور رفیقات کے حالات جو نصاب تعلیم میں داخل کرا سکتے ہیں۔ بغیر جلد کے ایک نیا مخبر پیسہ ملتا ہے کا چال چلن زنانہ حال کی تعلیم و تہذیب کے منافی ہے۔ کتاب سید ابن الحسین جوہری محلہ چوک لکھنؤ سے بحساب ایک فی جلد مل سکتی ہے لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے بھی اچھی ہے قیمت ... صفحہ ۶ عمر ہے۔

جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ شادی ناکامیوں کا سبب ہے تمدن جدید کی تعلیم میں عمل اگر کی حاصل کرکے تشریف لائے یہ ناقلی ہے ہیں۔ جب یورپ کی عورتوں نے بال نہیں کٹوائے تھے اس وقت ہندوؤں شہر کی زنانی چوٹیاں جو زکات پر بھرتی تھیں۔ کوئی لڑکی کے گیسو پیشہ کسی پر ہم مرتی گئی۔ کوئی گیسو کے دھنے جو کچھ چلا ہے بھی ہوتی کوئی مخفی کرائی گھریا ہوئی مینوں کی زینت تھے جو اقتباس ہوائی ٹوپیوں کے قسم ہم بھی پیار ہوئی گئی۔ جمہوریہ باری یا انتخابی منصب جاروں کے تم کے سامنے کسی خاص وضع کی پابندی نہیں بر خلاف اسکے تمہاری ٹوپی آگئی۔ بازار کی مصنوعی جو کچھ ملتا ہے کل تک اپنے زینت خلقت سے چھپاتی ہے لیکن عورت بھی کی اور عصمت بھی۔

لالہ لاجپت رائے کی ناگہانی موت جو ہم لوگوں کے انتقال پر ماتم حیرت کا باعث ہے۔ اگر وطن کی آزادی افراد کی کوشش سے ہی میسر ہو تو لاجپت ہے کہ ادب ہی ان افراد کو دیکھا ہے ۔ ہاں ہاں ہے یہاں لوگوں نے جیتے جی کی ہی جیسے پرائی نہیں کی اور نظر انداز سے بھاگے نہیں مسلم ہوتے "ہم ہندوستان کو آزاد کرکے رہیں گے"۔ یا وہ جب تک لا کر کے دیکھیں گے دشمنی پر سال نام لیکر کرتے ہو اور سادگی کی گاڑی دیکھے ہمیں دل صبر نہیں ہوتا کہ فریب ہے مطلب سے کہ شاعر سے پھر ہی یہ بھی وقتی ہے جو سیاست بدلتا رہتا ہے۔ الفضل اکیلے پن کہ یہ نیچے اور ضیخ فاصلہ ہیں وہ خود پارہا تھا جو ہیا بستر کو آب ایسی ہو ان کے دل مرنے ہی رفتار اس لا ماہ پر لوگ شکر کریں۔

غذائے روحانی

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی سے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کیگئی ہین لطف یہ ہے کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہون تو کتاب کے بول سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صفائی سے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ۔ ایک ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شعرا کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا ۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز یہی ہے ۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار ۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ